

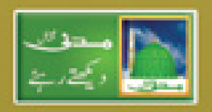
جنتی محل کا سودا

شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ



SC 1286





جنّتی محل کا سودا [1]

شیطان لاکھ سُستی دلائے تحریری بیان کا یہ رسالہ (50صَفحَات) اوّل تا آخر پڑھ لیجئے۔اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل فکرِآخرت نصیب ہو گی۔

دُرُود شریف کی فضیلت

مالکِ خلد و کوثر،شاہِ بحر و بر،مدینے کے تاجور،انبیاء کے سَروَر، رسولوں کے افسر، رسولِ انور،محبوبِ داوَر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں **مَحبَّت** رکھنے والے جب باہَم ملیں اور **مُصافَحہ** کریں اور نبی (صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر **دُرُودِ پاک** بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بَخش دیئے

مدینہ

(1) شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت،حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے اولین مدنی مرکز جامع مسجد گلزار حبیب (گلستانِ اوکاڑوی باب المدینہ کراچی) میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع (۱۵ جمادی الاوّل ۱۴۰۹ ھ ❁ 24-12-88) میں فرمایا تھا جو ضرورتاً ترمیم کے ساتھ طبع کیا گیا۔ ۔ **مجلس مکتبۃُ المدینہ**

جاتے ہیں۔'' (مسند ابی یعلی ،ج۳،ص۹۵، حدیث ۲۹۵۱ دارالکتب العلمیه بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار ایک بار بصرہ کے ایک مَحَلّے میں ایک زیرِ تعمیر **عالیشان محل** کے اندر داخِل ہوئے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک حَسین نوجوان مزدوروں، مستریوں اور کام کرنے والوں کو بڑے اِنہماک (اِن۔ہِ۔مَاک) کے ساتھ ہر ہر کام کی ہدایت دے رہا ہے۔ **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے اپنے رفیق حضرت سَیِّدُنا **جعفر بن سلیمان** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الحنان سے فرمایا: ''مُلاحَظہ فرمایئے یہ نوجوان **محل** کی تعمیر وتزئین (یعنی زیب وزینت) کے مُعامَلے میں کس قدر دِلچسپی رکھتا ہے مجھے اِس کے حال پر رحم آرہا ہے میں چاہتا ہوں کہ **اللہ تعالیٰ** سے دُعا کروں کہ اِسے اِس حال سے نَجات دے، کیا عَجب کہ یہ جوانانِ جنّت سے ہو جائے۔'' یہ فرما کر **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار، حضرت سَیِّدُنا جعفر بن سلیمان علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الحنان کے ساتھ اُس کے پاس تشریف لے گئے، سلام کیا۔ اُس نے

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نہ پہچانا۔ جب تعارُف ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خوب عزّت و توقیر کی اور تشریف آوری کا مقصد دریافت کیا۔ **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے (اُس نوجوان پر اِنفرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے) فرمایا: آپ اِس عالیشان مکان پر کتنی رقم خرچ کرنے کا اِرادہ رکھتے ہیں؟ نوجوان نے عرض کی: ایک لاکھ دِرہم۔ **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے فرمایا: اگر یہ رقم آپ مجھے دے دیں تو میں آپ کے لئے ایک ایسے **عالیشان محل** کی ضمانت لیتا ہوں، جو اِس سے زیادہ خوبصورت اور پائیدار ہے۔ اُس کی مِٹّی مُشک و زَعفران کی ہوگی، وہ کبھی مُنہدِم (مُن۔ہَ۔دِم) نہ ہوگا اور صرف مَحل ہی نہیں بلکہ اُس کے ساتھ خادِم، خادِمائیں اور سُرخ یاقوت کے قُبّے، نہایت شاندار اور حسین خَیمے وغیرہ بھی ہوں گے اور اُس **محل** کو معماروں نے نہیں بنایا بلکہ وہ صرف **اللہ** تعالیٰ کے **کُن** (یعنی ہوجا) کہنے سے بنا ہے۔ **نوجوان** نے جواباً عرض کی: مجھے اِس بارے میں ایک شب غور کرنے کی مُہلَت (مُہ۔لَت) عِنایت فرمایئے۔ **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے فرمایا: بہُت بہتر۔

اِس مکالمے (مُکا۔لَ۔مے) کے بعد یہ حضرات وہاں سے چلے آئے، **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار کو رات میں بار بار اُس نوجوان کا خیال آتا رہا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کے حق میں **دُعائے خیر** فرماتے رہے۔ صبح کے وقت پھر اُس جانب تشریف لے گئے تو **نوجوان** کو اپنے دروازے پر مُنتظر پایا۔ **نوجوان** نے بڑے پُر تپاک طریقے سے اِستقبال کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں عرض کی: کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کل کی بات یاد ہے؟ **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! تو **نوجوان** ایک لاکھ دَراہِم کی تھیلیاں **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار کے حوالے کرتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ یہ رہی میری پُونجی اور یہ حاضِر ہیں قلم، دوات اور کاغذ۔

حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے کاغذ اور قلم ہاتھ میں لے کر اِس مضمون کا **بَیع نامہ** تحریر فرمایا: ''بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم یہ تحریر اِس غَرَض کے لئے ہے کہ (حضرتِ سَیِّدُنا) مالِک بن دِینار (علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار)

فُلاں بن فُلاں کے لیے اِس کے دنیوی مکان کے عِوض (ع۔وَض) **اللہ** تعالٰی سے ایک ایسے ہی **شاندار محل** دِلانے کا ضامن ہے اور اگر اِس **محل** میں مزید کچھ اور بھی ہو تو **اللہ** تعالٰی کا فضل ہے۔ اِس ایک لاکھ دِرہم کے بدلے میں مَیں نے **ایک جنّتی محل کا سودا** فُلاں بن فُلاں کے لیے کرلیا ہے، جو اِس کے دُنیوی مکان سے زیادہ وسیع اور شاندار ہے اور وہ جنّتی محل قُربِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے سائے میں ہے۔''

حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے یہ تحریر لکھ کر **بَیع نامہ** نوجوان کے حوالے کر کے ایک لاکھ دِراہم شام سے پہلے پہلے فُقراء و مساکین میں تقسیم فرما دیئے۔ اِس عظیم عہد نامے کو لکھے ہوئے ابھی 40 روز بھی نہ گُزرے تھے کہ نَمازِ فجر کے بعد مسجِد سے نکلتے ہوئے **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار کی نگاہ محرابِ مسجد پر پڑی، کیا دیکھتے ہیں کہ اُس نوجوان کے لئے لکھا ہوا وُہی کاغذ وہاں رکھا ہے اور اُس کی پُشت پر بِغیر سِیاہی (Ink) کے یہ تحریر چمک رہی تھی: ''**اللّٰہُ عَزِیزٌ حَکِیم** عَزَّوَجَلَّ **کی جانب سے مالِک بن دِینار** کے لئے **پروانۂ بَراءَت** ہے کہ تُم نے جِس **محل** کے لیے ہمارے

نام سے ضَمانت لی تھی وہ ہم نے اُس نوجوان کو عطا فرما دیا بلکہ اِس سے 70 گُنا زیادہ نوازا۔''

حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار اِس تحریر کو لے کر بعُجلت (یعنی جلدی سے) نوجوان کے مکان پر تشریف لے گئے، وہاں سے آہ وفُغاں کا شور بُلند ہو رہا تھا۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ وہ نوجوان کل فوت ہو گیا ہے۔ **غسّال** نے بیان دیا کہ اُس **نوجوان** نے مجھے اپنے پاس بُلایا اور **وصیَّت** کی کہ میری مَیِّت کو تُم غسل دینا اور ایک کاغذ مجھے کفن کے اندر رکھنے کی وصیَّت کی۔ چُنانچِہ حسبِ وصیَّت اُس کی تدفین کی گئی۔ **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے محرابِ مسجد سے مِلا ہوا کاغذ غسّال کو دِکھایا تو وہ بے اِختیار پُکار اُٹھا: **وَاللّٰہِ الۡعَظِیۡم** یہ تو وُہی کاغذ ہے جو میں نے کفن میں رکھا تھا۔ یہ ماجرا دیکھ کر ایک شخص نے **حضرتِ سَیِّدُنا مالک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار کی خدمت میں **2 لاکھ دِرہم** کے عِوض ضمانت نامہ لکھنے کی اِلتجاء کی تو فرمایا: ''جو ہونا تھا وہ ہو چکا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ جو چاہتا ہے کرتا ہے''۔ **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار**

علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار اُس مرحوم **نوجوان** کو یاد کر کے اَشک باری فرماتے رہے۔" (روضُ الرّیاحین، ص ۵۸۔۵۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جس کو خدائے پاک نے دی خوش نصیب ہے
کتنی عظیم چیز ہے دولت یقین کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شانِ اولیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار حضرتِ سَیِّدُنا **حسن بصری** علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے ہم عصر تھے۔آپ نے مُلاحَظہ (مُ۔لا۔حَ۔ظَہ) فرمایا کہ پروردگار جَلَّ جلالہٗ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کتنا اِختیار عطا فرمایا کہ آپ نے دُنیوی مکان کے عِوض **جنّتی محل کا سودا** فرمالیا۔واقعی **اللّٰہُ** رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کی بَہُت بڑی شان ہوتی ہے۔شانِ اولیاء سمجھنے کے

لیے یہ حدیثِ پاک مُلاحظہ فرمائیے چُنانچِہ سَیِّدُ الانبیاء ِ وَالْمُرسَلِین ، رَاحتُ الْعَاشقِین، جنابِ صَادِق و اَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''تھوڑا سا رِیا بھی شِرک ہے اور جو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے ولی سے دُشمنی کرے وہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے لڑائی کرتا ہے، **اللّٰہ** تعالیٰ نیکوں، پرہیزگاروں، چھپے ہوؤں کو دوست رکھتا ہے کہ غائب ہوں تو ڈھونڈے نہ جائیں، حاضِر ہوں تو بُلائے نہ جائیں اور اُن کو نزدیک نہ کیا جائے، اُن کے دِل ہدایت کے چَراغ ہوں، ہر تاریک گرد آلود سے نکلیں۔ (مِشکٰوۃُ الْمَصَابِیح ج۲، ص۲۶۹، حدیث۵۳۲۸، دارالکتب العلمیة بیروت)

ہر نیک بندے کا احترام کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بارگاہِ خداوندی عزوجل میں مقبولیّت کا مِعیار (مِع۔یَار) شہرت و ناموری ہرگز نہیں بلکہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تو مُخلص بندے ہی مقبول ہوتے ہیں اگرچہ دُنیا میں اُنہیں کوئی اپنے پاس کھڑا نہ ہونے دے، گُم ہو جائیں تو کوئی ڈھونڈنے والا نہ ہو، وفات پا جائیں تو کوئی رونے والا نہ ہو، کسی محفل میں تشریف لائیں تو کوئی بھاؤ پوچھنے والا نہ ہو۔ بَہر حال

ہمیں ہر پابندِ شریعت مسلمان کا اَدب و اِحترام کرنا چاہیے اور اگر اَدب بَجا نہیں لا سکتے تو کم از کم اُس کی بے اَدَبی سے تو بچنا ہی چاہیے کیونکہ بعض لوگ **گُدڑی کے لعل** (یعنی چھپے ہوئے بُزُرگ) ہوتے ہیں اور ہمیں پتا نہیں چلتا اور بسا اوقات اُن کی بے اَدَبی آدمی کو بَربادی کے عَمیق گڑھے میں گِرا دیتی ہے چُنانچِہ:

گُستاخ کا عبرت ناک انجام

منقول ہے: **بارِش** تھم چکی تھی، موسِم ٹھنڈا ہو چُکا تھا، خُنَک ہوا کے جھونکے چل رہے تھے، پھٹے پُرانے لِباس میں ملبوس ایک **دیوانہ** ٹوٹے ہوئے جُوتے پہنے بازار سے گُزر رہا تھا۔ ایک حلوائی کی دُکان کے قریب سے جب گُزرا تو اُس نے بڑی عقیدت سے **دُودھ کا ایک گرم گرم پیالہ** پیش کیا۔ اُس نے بیٹھ کر **بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم** کہتے ہوئے پی لیا اور **الحمدُ للہ** (عزوجل) کہتا ہوا آگے چل پڑا۔ ایک طوائف اپنے یار کے ساتھ اپنے مکان کے باہَر بیٹھی تھی، بارِش کی وجہ سے گلیوں میں کیچڑ ہو گیا تھا، بے خیالی میں اُس **دِیوانے** کا پاؤں کیچڑ میں پڑا جس سے کیچڑ اُڑا اور طوائف کے کپڑوں پر پڑا، اُس کے یارِ بَد اطوار کو

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

غصّہ آیا، اُس نے دِیوانے کو تھپڑ رسید کر دیا۔ دِیوانے نے مار کھا کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرتے ہوئے کہا: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ تُو بھی بڑا بے نیاز ہے، کہیں دودھ پِلاتا ہے تو کہیں تھپّڑ نصیب ہوتا ہے، اچھا! ہم تو تیری رِضا پر راضی ہیں۔'' یہ کہہ کر **دِیوانہ** آگے چل دیا۔ کچھ ہی دیر بعد طوائف کا یار مکان کی چھت پر چڑھا، اُس کا پاؤں پِھسلا، سَر کے بَل زمین پر گِرا اور مَر گیا۔ **پھر** جب دوبارہ اُس **دِیوانے** کا اُسی مقام سے گُزر ہوا، کسی شخص نے **دِیوانے** سے کہا: آپ نے اُس شخص کو بَد دُعا دی جس سے وہ گِر کر مَر گیا۔ **دِیوانے نے کہا**: ''خدا کی قَسم! میں نے کوئی بَد دُعا نہیں دی۔'' اُس شخص نے کہا: پھر وہ شخص گِر کر کیوں مَرا؟ **دِیوانے** نے جواب دیا: ''بات یہ ہے کہ اَنجانے میں میرے پاؤں سے طَوائف کے کپڑوں پر کیچڑ پڑا تو اُس کے یار کو ناگوار گزرا اور اُس نے مجھے تھپڑ رسید کیا، جب اُس نے مجھے تھپڑ مارا تو میرے پروردگار جل جلالہٗ کو ناگوار گُزرا اور اُس بے نیاز عزوجل نے اُسے مکان سے نیچے پھینک دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اولیاءُ اللّٰہ کے نزدیک دُنیا کی کوئی حیثیت نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''جنّتی محل کا سودا'' والی حکایت سے جہاں شانِ اولیاء کا اِظہار ہے وہیں اِن کی دُنیا سے بے رَغبتی اور اِن کے اِصلاحِ اُمّت کے عظیم اور مُقدّس جذبے کا بھی ظہور ہے۔ یہ حضراتِ قُدسِیَّہ لوگوں کی دِین سے دُوری اور دُنیا ک مشغولی کی وجہ سے خوب کُڑھتے تھے۔ یقیناً اِن کی نظر میں دُنیا کی کوئی وَقعت (وَق۔عَت) ہی نہ تھی اور مذمّتِ دُنیا کی احادیثِ مبارَکہ اِن کے پیشِ نظر رہا کرتی تھیں۔ اِس ضمن میں،

''حبِّ دُنیا سے تُو بچا یارب'' کے ستَّرہ حُرُوف کی نسبت سے دُنیا کے بارے میں 17 احادیثِ مبارَکہ سماعت فرمایئے:

{1} پرندوں کی روزی

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں: میں نے حُضُورِ نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ اگر تم **اللہ** تعالیٰ پر ایسا توکُّل کرو جیسا کہ اُس پر توکُّل کرنے کا حق ہے تو تم کو ایسے رِزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ (پرندے) صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر لوٹتے ہیں۔

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ٤ ص ١٥٤ حدیث ٢٣٥١ دارالفکر بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: حقِّ توَکُّل یہ ہے کہ فاعِلِ حقیقی **اللہ** تعالیٰ کو ہی جانے۔ بعض نے فرمایا کہ کسب کرنا نتیجہ **اللہ** پر چھوڑنا، حقِّ توَکُّل ہے۔ جسم کو کام میں لگائے دل کو **اللہ** سے وابستہ رکھے۔ تجرِبہ بھی ہے کہ **اللہ** تعالیٰ پر توَکُّل کرنے والے بھوکے نہیں مرتے۔ کسی نے کیا خوب کہا ؎

رزق نہ رکھیں ساتھ میں پنچھی اور درویش　　جن کا رب پر آسرا ان کو رزق ہمیش

خیال رہے کہ پرندے تلاش رزق کے لیے آشیانے سے باہَر ضَرور جاتے ہیں۔ ہاں درختوں میں چلنے کی طاقت نہیں تو انہیں وہاں ہی کھڑے کھڑے کھاد، پانی پہنچتا ہے۔ کوّے کا بچّہ انڈے سے نکلتا ہے تو سفید ہوتا ہے اس کے ماں باپ اس سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں **اللہ** تعالیٰ اُس بچّے کے منہ پر بھنگے (ایک قسم کے چھوٹے سے کیڑے) جمع کر دیتا ہے، یہ بچّہ انہیں کھا کر بڑا ہوتا ہے، جب کالا پڑ جاتا ہے، تب ماں باپ آتے ہیں۔ (مراۃ ج۷ ص ۱۱۳، ۱۱٤ دیکھو: مرقات ج۹ ص ۱۵٦، زیر حدیث ۵۲۹۹)

توکُّل کی تعریف

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔** (فتاویٰ رضویہ ج ٢٤ ص ٣٧٩) **یعنی اسباب ہی کی چھوڑ** کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

{2} دنیا اور اس کی سب چیزوں سے بهتر

رحمتِ عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمان معظّم ہے: ''''جنّت میں ایک کوڑے (یعنی چابک) جتنی جگہ دُنیا اوراس کی چیزوں سے بہتر ہے۔'' (صَحِيحُ البُخارِيّ ج٢ص٣٩٢حديث: ٣٢٥٠ دارالكتب العلمية بيروت) شیخِ مُحقِّق، مُحقِّق علَی الاِ طلاق، خاتَمُ المُحدِّثِین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: جنّت کی تھوڑی سی جگہ دنیا اوراس کی چیزوں سے بہتر ہے۔ کوڑے یعنی چابُک کا ذکراس عادت کے مطابِق ہے کہ سُوار جب کسی جگہ اُترنا چاہتا ہے تو اپنا چابک پھینک دیتا ہے تاکہ اس کی نشانی رہے اوردوسرا کوئی شخص وہاں نہ اُترے۔

(اشعۃ اللمعات ج ٤ ص ٤٣٣ کوئٹہ)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: کوڑے (یعنی چابُک) سے مراد ہے وہاں کی تھوڑی سی جگہ۔ واقِعی جنّت کی نعمتیں دائمی ہیں۔ دنیا کی فانی، پھر دنیا کی نعمتیں تکالیف سے مخلوط (یعنی ملی ہوئیں)،

(اور) وہاں کی نعمتیں خالِص، پھر دنیا کی نعمتیں (جبکہ) ادنیٰ وہ اعلیٰ، اس لیے دنیا کو وہاں کی ادنیٰ جگہ سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۷ ص ٤٤٧، ضیاء القرآن)

{3} دنیا کے لئے مال جمع کرنے والے بے عقل ہیں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ، طِیّبہ، طاہِرہ، عابِدہ، زاہِدہ، عفیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم، رسولِ مُحتَشَم، سراپا جودو کرم، تاجدارِ حَرم، شَہَنْشاہِ اِرَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: ''دُنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اُس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اِس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جس میں عقل نہ ہو۔''

(مِشْکاۃُ الْمَصَابِیح ج۲، ص ۲۵۰، حدیث ۵۲۱۱، دارالکتب العلمیة بیروت)

{4} دُنیا میں مسافر بن کر رہو

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک، سَیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے کندھے پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''دُنیا میں ایک اجنبی اور مُسافر بن کر رہو۔'' حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''جب تُو شام کرے تو آنے والی صُبح کا اِنتظار مت کر اور جب صُبح کرے تو شام کا مُنتظر نہ رہ اور حالتِ صحّت میں بیماری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیاّری کرلے۔'' (صَحِیحُ البُخارِی، ج۴، ص۲۲۳، حدیث:۶۴۱۶)

{5} دشمنوں کا رُعب جاتا رہے گا

حضرتِ سَیِّدُنا ثَوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکے مدینے کے سُلطان، رسولِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ اُمّتیں تم پر ایک دوسرے کو ایسی دعوت دیں جیسے کھانے والے اپنے پیالے کی طرف۔ تو کوئی کہنے والا بولا: کیا اُس دن ہماری کمی کی وجہ سے ایسا ہوگا؟ فرمایا: ''بلکہ تم اُس دن بہُت زیادہ ہوگے لیکن تم سَیلاب کے میل کی طرح ایک سیل بن جاؤ گے (تم سیلاب کے پانی پر خس وخاشاک کی طرح بہہ جاؤ گے یعنی تمہارے اندر جرأت وشجاعت اور قُوّت ختم ہوجائے گی (اشعہ)) اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دل میں سُستی اور ضُعف (کمزوری) ڈال دے گا۔'' کسی کہنے والے

نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** ''وَھن'' کیا چیز ہے؟ فرمایا: ''دنیا کی مَحَبَّت اور موت سے ڈر۔'' (سُنَنِ ابو داوٗد، ج۴ ص ۱۵۰، حدیث ۴۲۹۷)

مُفَسِّرِ شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی کُفّار کی قومیں یہود، نصاریٰ، مشرکین، مجوسی وغیرہ تم کو مٹانے کے لئے مُتَّفِق ہو جاویں بلکہ ایک دوسرے کو دعوت دیں کہ آؤ مسلمانوں کو مٹاتے انہیں ستاتے ہیں تم بھی ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ یہ حالات اب شروع ہو چکے ہیں دیکھو یہودی اور عیسائی ایک دوسرے کے دشمن ہیں مگر آج مسلمانوں کو مٹانے کے لئے دونوں بلکہ ان کے ساتھ مشرِکین بھی ایک ہو گئے ہیں۔ یہ ہے اِس فرمانِ عالی کا ظہور! حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا ایک ایک لفظ حق ہے۔ یعنی ہمارے مقابَلہ میں جو کُفّار کے حوصلے اتنے بُلند ہو جاویں گے کیا اس کی وجہ یہ ہو گی کہ اس زمانہ میں ہماری تعداد تھوڑی ہو گئی ہو گی! (نہیں بلکہ) آج ہماری تعداد زیادہ ہی ہے، اس سے کُفّار پر ہماری دھاک بیٹھی ہے۔ یعنی مُقابَلۃً آج تمہاری تعداد اِس

دن سے زیادہ ہوگی مگر تم ایسے ہو گے جیسے سمندر میں پانی کا میل، دِکھاوا زیادہ کی حقیقت کچھ نہیں! بُزدلی، نا اِتّفاقی، پریشانیِ دل، آرام طلبی، عقل کی کمی، موت سے ڈر، دنیا سے مَحَبَّت تم میں بہُت ہو جاویں گی۔ (مرقات ج۹ص۲۳۲،زیرِ حدیث۵۳۶۹) ان وُجُوہ سے کُفّار کے دل سے تمہاری ہیبت نکال دی جاوے گی۔ وَہن بمعنی سستی، ضعف، کمزوری، مشقت، یہاں یا بمعنی سستی ہے یا بمعنی ضعف۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ وَهۡنًا عَلٰى وَهۡنٍ (ترجَمۂ کنزالایمان: اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی۔ پ ۲۱ لقمان ۱۴) اور فرماتا ہے: رَبِّ اِنِّیۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ (ترجَمۂ کنزالایمان: اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی۔ پ ۱۶ مریم ۴)۔ یعنی تم دل کے کمزور و سُست ہو جاؤ گے جہاد سے دل چراؤ گے۔ یعنی اس سُستی و ضُعف (کمزوری) کا سبب دو چیزیں ہیں، ایک دنیا میں رغبت دوسرے موت کا خوف۔ جس قوم میں یہ دو چیزیں جمع ہو جاویں وہ عزّت کی زندگی نہیں گزار سکتی۔ خیال رہے کہ حُبِّ دنیا اور موت سے نفرت لازِم

مَلزُوم چیزیں ہیں۔ (مراٰۃ ج ۷ ص ۱۷۳،۱۷۴)

{6}دنیا کی مَحَبَّت گناھوں کا سر ھے

حضرتِ سَیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ معطَّر پسینہ، باعِثِ نُزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو اپنے خطبے میں فرماتے سُنا: ''شراب گُناہوں کی جامِع ہے، عورتیں شیطان کی رسّیاں ہیں اور دُنیا کی مَحَبَّت تمام گُناہوں کا سر ہے۔''

(مِشکَاۃُ الْمَصَابِیح ،ج۲،ص ۲۵۰،۵۲۱۲)

{7}آخِرت کے مقابلے میں دُنیا کی حیثیت

حضرتِ سَیِّدُنا مُسْتَورِد بن شدّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دُنیا اتنی سی ہے جیسے کوئی اپنی اس اُنگلی کو سمندر میں ڈالے تو وہ دیکھے کہ اس اُنگلی پر کتنا پانی آیا۔''

(صَحِیح مُسلِم،ص ۱۵۲۹،حدیث ۲۸۵۸ دار ابن حزم بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یہ بھی فقط سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ فانی اور مُتناہی (مُ۔تَ۔ناہی یعنی انتہا کو پہنچنے والے) کو باقی غیر فانی غیر مُتناہی سے (اتنی) وجہ نسبت بھی نہیں جو (کہ) بھیگی اُنگلی کی تری کو سمندر سے ہے۔ خیال رہے کہ دنیا وہ ہے جو **اللہ** سے غافل کر دے، عاقل عارف کی دنیا تو آخِرت کی کھیتی ہے، اُس کی دُنیا بہت ہی عظیم ہے، غافل کی نَماز بھی دُنیا ہے، جو (کہ) وہ نام نُمود کے لئے ادا کرتا ہے، عاقِل کا کھانا، پینا، سونا، جاگنا بلکہ جینا مرنا بھی دین ہے کہ حُضُور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی **سنّت** ہے، مُسلمان اِس لیے کھائے پیے سوئے جاگے کہ یہ حُضُور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی سنّتیں ہیں۔ **حیاۃُ الدُّنیا** اور چیز ہے، **حیوٰۃٌ فِی الدُّنیا** اور، **حیاۃٌ لِلدُّنیا** کچھ اور، یعنی دنیا کی زندگی، دنیا میں زندگی، دنیا کے لئے زندگی۔ جو زندگی دنیا میں ہو مگر آخرت کے لئے ہو دنیا کے لئے نہ ہو، وہ مبارَک ہے۔ مولانا فرماتے ہیں، شعر:

آب دَر کشتی ہلاکِ کشتی اَست آب اَندرزیرِ کشتی پشتی است

(کشتی دریا میں رہے تو نجات ہے، اور اگر دریا کشتی میں آجاوے تو ہلاک ہے) (مراۃ ج ۷ ص ۳)

{8} بھیڑ کا مرا ہوا بچّہ

حضرتِ سَیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **رحمتِ عالم**، نُورِ مجسّم ، شاہِ بنی آدم، رسول **مُحتَشَم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم بھیڑ کے مُردہ بچے کے پاس سے گزرے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ یہ اسے ایک دِرہم کے عوض (عِ۔وَ۔ض) ملے؟ انہوں نے عرض کی: ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہمیں کسی بھی چیز کے عِوض (بدلے) ملے۔تو ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! دنیا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح ج۲، ص۲۴۲، حدیث۵۱۵۷)

مُفَسّرِ شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی بکری کا مردار بچّہ کوئی چار آنے میں بھی نہیں خریدتا، کہ اس کی کھال بیکار اور گوشت وغیرہ حرام ہے، اسے کون خریدے! دنیا کے معنیٰ ابھی عرض کر دیئے گئے ، وہ یاد رکھے جاویں۔صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ **دنیا دار کو تمام جہان**

کے مرشد ہدایت نہیں دے سکتے، تارک الدنیا دنیدار کو سارے شیاطین مل کر گمراہ نہیں کر سکتے، دنیا دار دینی کام بھی کرتا ہے تو دنیا کے لئے، اور دنیدار دنیاوی کام بھی کرتا ہے تو دین کے لئے۔ (مراۃ ج۷ ص ۳)

{9}دنیا مچّھر کے پر سے بھی ذلیل ھے

حضرتِ سَیِّدُ نا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: ''اگر **اللہ** عزَّوَجلَّ کے نزدیک دُنیا کی حیثیت مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس دُنیا سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی پینے کو نہ دیتا''۔

(سُنَنُ التِّرْمِذِی، ج ٤ ، ص ١٤٣ حدیث٢٣٢٧)

{10}عبادت سے دُوری کا وبال

حضرتِ سَیِّدُ نا مَعقِل بن یَسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیِّدُ المُبلِّغین، رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''تمہارا

پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابنِ آدم! تُو خود کو میری عبادت کے لئے فارغ کر لے میں تیرے دِل کو غِنا سے اور تیرے ہاتھوں کو رِزق سے بھر دُوں گا اور اے ابنِ آدم! تُو میری عِبادت سے دُوری اِختیار نہ کر (ورنہ) میں تیرے دِل کو فَقر سے بھر دُوں گا اور تیرے ہاتھوں کو دُنیاوی کاموں میں مصروف کر دُوں گا۔'' (اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم، ج ٥ ، ص ٤٦٤ ، حديث ٧٩٩٦، دار المعرفة بيروت)

{11} دنیا کی مَحَبت باعثِ نقصانِ آخرت ہے

حضرتِ سَیِّدُنا ابو مُوسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ ہاشمی، مکّی مدنی، محمدِ عَرَبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے دُنیا سے مَحَبَّت کی وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جس نے آخرت سے مَحَبَّت کی وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے، تو تُم باقی رہنے والی (آخرت) کو فنا ہونے والی (دُنیا) پر ترجیح دو۔'' (اَلْمُسْتَدرَك لِلْحَاكِم ج ٥، ص ٤٥٤، حديث ٧٩٦٧)

{12} ایک دن کی خوراک ہو تو.....

حضرتِ سَیِّدُنا عُبیدُ اللہ بن مِحصَن خَطْمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے

روایت ہے کہ صاحِبِ جُود وسَخا، احمدِ مُجتبیٰ، محمدٌ رَّسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''تم میں جس نے اِس حال میں صبح کی کہ اس کا دِل مطمئن، بدن تندرست اور اس کے پاس **ایک دن کی خوراک ہوتو** گویا اُس کے لئے دُنیا جمع کر دی گئی ہے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِیّ، ج٤، ص١٥٤، حدیث٢٣٥٣)

{13} دُنیا ملعون ہے

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''ہوشیار رہو دُنیا لعنتی چیز ہے اور جو دُنیا میں ہے وہ بھی لعنتی ہے سِوائے **اللہ** تعالیٰ کے ذِکر کے اور اُس کے جو **ربّ** عزوجل کے قریب کر دے اور عالِم کے اور طالبِ علم کے۔''

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ، ج٤، ص١٤٤، حدیث٢٣٢٩)

{14} اللہ بندے کو دُنیا سے پرہیز کراتا ہے

حضرتِ سَیِّدُنا محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ، کعبے کے بدرُ الدُّجیٰ، محمدٌ رَّسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو دُنیا سے اس طرح پرہیز کراتا ہے جس طرح تُم اپنے مریض کو کھانے اور پینے کی چیزوں سے پرہیز کراتے ہو۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ، ج۷،ص۳۲۱،حدیث ۱۰۴۵۰ دارالکتب العلمیة بیروت)

{15}دولت کا بندہ لعنتی ہے

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ مصطَفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، شفیعِ روزِ قیامت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''لعنتی ہے درہم و دِینار کا بندہ۔''

(سُنَنُ التِّرمِذِی، ج ٤ ص ١٦٦ حدیث٢٣٨٢)

{16}حُبِّ مال و جاہ کی تباہ کاری

حضرتِ سیِّدُنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال اور عزّت کی لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِی، ج ٤ ص ١٦٦ حدیث٢٣٨٣)

{17} دُنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے

حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **"دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ اور کافِر کیلئے جنّت ہے۔"** (صَحِیح مُسلِم ص۱۵۸۲ حدیث ۲۹۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انفرادی کوشِش کرنا سُنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُ نا مالِک بن دِینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار کی **حکایت** میں آپ نے دیکھا کہ دُنیوی مکان کی تعمیرات میں مشغول نوجوان پر **اِنفرادی کوشِش** کر کے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کس طرح اُس کا مدنی ذہن بنایا اور اس کے ساتھ **جنّتی محل کا سودا** فرمایا۔ یقیناً نیکی کی دعوت کے کام میں **اِنفرادی کوشش** کو بڑا عمل دَخل ہے حتّٰی کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نیز سب کے سب اَنبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

نے **نیکی کی دعوت** کے کام میں **اِنفرادی کوشش** فرمائی ہے۔

انفِرادی کوشِش کی اَہمیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کا تقریباً 99% (ننانوے فیصد) مدنی کام **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیعے ہی ممکن ہے، اکثر **اِنفرادی کوشش**[1] **اجتماعی کوشش**[2] سے کہیں بڑھ کر مُؤَثِّر (مُ۔اَ۔ثْ۔ثِر) ثابت ہوتی ہے کیونکہ بارہا دیکھا جاتا ہے کہ وہ اسلامی بھائی جو سالہا سال سے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہا ہوتا ہے، اور دَورانِ بیان مختلف ترغیبات مَثَلاً پنجوقتہ با جماعت نَماز، **رَمَضانُ المبارك** کے روزے، عمامہ شریف، داڑھی مبارک، زلفوں سفید مَدَنی لِباس، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کرنے، مَدَنی تربیتی کورس (63 دن)، مدنی قافلہ کورس (41 دن)، یکمشت 12 ماہ، 30,

---

مدینہ

(1) ایک کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی اسے سمجھانے) کو ''انفرادی کوشش'' کہتے ہیں۔ (2) سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کے ذریعے، مسجِد درس، چوک درس وغیرہ کے ذریعے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے (یعنی انہیں سمجھانے) کو ''اجتماعی کوشش'' کہتے ہیں۔

12 یا 3 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر وغیرہ کا سن کر عملی جامہ پہنانے کی نیّتیں بھی کرلیتا ہے مگر عملی قدم اُٹھانے میں ناکام رہتا ہے لیکن جب کوئی مبلغِ دعوتِ اسلامی نے اُس سے محبت کے ساتھ مُلاقات کر کے **اِنفرادی کوشش** کی اور نرمی و شفقت، تدبیر و حکمت سے اِن اُمُور کی ترغیب دِلاتا ہے تو بسا اوقات وہ اِن کا عامل بنتا چلا جاتا ہے۔ گویا **اِجتماعی کوشش** کے ذَرِیعے لوہا گرم کیا جاتا اور **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیعے اُس پر مدنی چوٹ لگا کر اُسے مدنی سانچے میں ڈھالا جاتا ہے۔

یاد رکھیے! اجتماعی کوشش کے مقابلے میں **اِنفرادی کوشش** بے حد آسان ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے ''بیان'' کرنے کی صلاحیّت ہر ایک میں نہیں ہوتی جبکہ **اِنفرادی کوشش** ہر ایک کرسکتا ہے خواہ اُسے بیان کرنا نہ بھی آتا ہو۔ **انفرادی کوشش** کے ذَرِیعے خوب خوب نیکی کی دعوت دیتے جایئے اور ثواب کا خزانہ لوٹے جایئے۔

نیکی کی دعوت کا ثواب

پارہ 24 سورۃُ حم السَّجدہ، آیت 33 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۳﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اوراس سے زیادہ کِس کی بات اچھی جواللہ کی طرف بُلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔"

سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسّم، شہنشاہِ اُمم، محبوبِ ربِّ اکرم عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذَرِیعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لئے سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔"

(صَحِیح مُسلِم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶ دار ابن حزم بیروت)

حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین، دُکھیا دلوں کے چین، رسولُ الثّقَلَین، نانائے حَسَنَین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: "نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔"

(سُنَنُ التِّرمِذی، ج ٤، ص ٣٠٥، حدیث ٢٦٧٩)

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسّم، شاہِ آدم و بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "جس نے ہدایت و

بَھلائی کی دعوت دی تو اُسے اِس بھلائی کی پیروی کرنے والوں کے برابر ثواب مِلے گا اوران (بھلائی کی پیروی کرنے والوں) کے اَجر میں (بھی) کوئی کمی واقع نہ ہوگی اور جس نے کسی کو گمراہی کی دعوت دی اُسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے برابر گُناہ ہوگا اوران (گمراہی کی پیروی کرنے والو) کے گناہوں میں (بھی) کمی نہ ہوگی۔''

(صحیح مسلم،ص ۱۴۳۸ ، حدیث ۲۶۷۴)

ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب

ایک بار حضرتِ سیِّدُ نامُوسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلیہِ الصّلوٰۃ وَالسّلام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تبارَکَ وَتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اُس کے ہر ہر کلمہ کے بدلے **ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب** لکھتا ہوں اور اُسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص۴۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا | دُوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت | نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

انفرادی کوشش کے 2 یادگار واقِعات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کی ترقی میں انفرادی کوشش کا بَہُت بڑا حصّہ ہے۔ یادگار واقعہ **(1) دعوتِ اسلامی** کے اوائل (یعنی شروع کے دنوں) میں ایک ایک فرد پر **اِنفرادی کوشش** کرنے کے لئے میں (سگِ مدینہ عفی عنہ) اُس کے گھر، دفتر اور دکان تک بسا اوقات تنہا جاتا۔ دعوتِ اسلامی بنے ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا اور ان دنوں میں نور مسجد کاغذی بازار، بابُ المدینہ میں امامت کیا کرتا تھا، ایک نوجوان جو کہ داڑھی مُنڈا (Shaved) تھا، کسی غَلَط فہمی کی بناء پر بیچارہ مجھ سے ناراض ہوگیا یہاں تک کہ اُس نے میرے پیچھے نَماز پڑھنا بھی چھوڑ دی۔ ایک بار میں کہیں سے گُزر رہا تھا حُسنِ اِتفاق سے وُہی شخص اپنے دوست سمیت میرے سامنے آگیا، میں نے **سلام** میں پہل کرتے ہوئے **اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ** کہا تو اُس نے ناراضگی کے انداز میں منہ نیچے کرلیا اور سلام کا جواب تک نہ دیا، میں نے اُس کا نام لے کر یہ کہتے ہوئے کہ آپ تو بہت ناراض ہیں اُس کو اپنے ساتھ چمٹا

لیا۔اس سے وہ ذرا کُھلا اور اُس کے ذِہن میں جو وساوس تھے وہ کہنے شروع کر دیئے، میں نے نرمی کے ساتھ اُس کے جوابات عرض کئے۔ پھر وہ دونوں دوست وہاں سے رُخصت ہو گئے۔ جب دوبارہ مذکورہ ناراض نوجوان کے دوست سے میری مُلاقات ہوئی تو اُس نے مجھے بتایا کہ وہ کہہ رہا تھا، ''یار! الیاس تو عجیب آدمی ہے کہ اُس نے مجھے سلام میں پہل کی، جب میں نے ناراض ہو کر منہ نیچے کر لیا تو جذبات میں آ کر منہ پُھلا لینے کے بجائے اُس نے مجھے اپنے سینے سے لگا لیا اور پھر پیار سے ایسا دَبوچا کہ میرے سینے سے اُس کی نفرت یکدم نکل گئی اور مَحبَّت داخِل ہوگئی! بس اب مُرید بنوں گا تو اِسی کا بنوں گا۔چُنانچِہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ پکا عطاری ہو کر ایک دم مُحِب بن گیا اور داڑھی مبارَک بھی اپنے چہرے پر سجالی۔

ہے فَلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طغیانی جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یادگار واقِعہ (2)

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب میں شہید مسجد، کھارادر، بابُ المدینہ کراچی میں اِمامت کی سعادت حاصل کرتا تھا، اور ہفتے کے اکثر دن بابُ المدینہ کے مختلف علاقوں کی مسجِدوں میں جاکر سنّتوں بھرے بیانات کرکر کے مسلمانوں کو دعوتِ اسلامی کا تعارُف کروارہا تھا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کی ایک تعداد میری دعوت قبول کرچکی تھی اور دعوتِ اسلامی اٹھان لے رہی تھی مگر ابھی دعوتِ اسلامی ایک کمزور پودے ہی کی مِثل تھی۔ واقِعہ یوں ہوا کہ مُوسیٰ لین، لیاری، بابُ المدینہ میں جہاں میری قِیام گاہ تھی وہاں کا میرا ایک **پڑوسی** کسی ناکردہ خطا کی بناء پر صرف وصرف غَلَط فہمی کے سبب مجھ سے سخت ناراض ہو گیا اور پھر کر مجھے ڈھونڈتا ہوا **شہید مسجد** پہنچا۔ میں وہاں موجود نہ تھا بلکہ کہیں سنّتوں بھرا بیان کرنے گیا ہوا تھا، لوگوں کے بقول اُس شخص نے مسجِد میں نمازیوں کے سامنے میرے بارے میں سخت برہمی کا اظہار کیا اور کافی شور مچایا اور اعلان کیا کہ

میں الیاس قادری کے (کارناموں) کا بورڈ چڑھاؤں گا وغیرہ۔ میں نے کوئی انتقامی کاروائی نہ کی نیز ہمّت بھی نہ ہاری اور اپنے مَدَنی کاموں سے ذرہ برابر پیچھے بھی نہ ہٹا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ چند روز کے بعد جب میں اپنے گھر کی طرف آرہا تھا تو وُہی شخص چند لوگوں کے ہمراہ مَحَلّے میں کھڑا تھا،، میری کسوٹی کا وقت تھا، ہمّت کی اور اُس کی طرف ایک دم آگے بڑھ کر میں نے کہا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' اِس پر اُس نے باقاعدہ منہ پھیر لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں جذبات میں نہ آیا بلکہ مزید آگے بڑھ کر میں نے اُس کو باہوں میں لیا اور اُس کا نام لے کر مَحَبَّت بھرے لہجے میں کہا: ''بَہُت ناراض ہوگئے ہو!'' میرے یہ کہتے ہی اُس کا غصّہ ختم ہوگیا، بے ساختہ اُس کی زَبان سے نکلا: نا بھئی نا! الیاس بھائی کوئی ناراضگی نہیں! اور پھر۔۔۔پھر۔۔۔میرا ہاتھ پکڑ کر بولا: چلو گھر چلتے ہیں آپ کو میرے ساتھ ٹھنڈی بوتل پینی ہوگی۔'' اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے گھر لے جا کر اس نے میری خیر خواہی کی۔

ہے فَلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں　　ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں　　جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُشمن کو دوست بنانے کا نُسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اُصول یادر کھئے! کہ نَجاست کو نَجاست سے نہیں پانی سے پاک کیا جاتا ہے۔لہٰذا اگر کوئی آپ کے ساتھ نادانی وشدّت بھرا سُلوک کرے تب بھی آپ اُس کے ساتھ نرمی و مَحبّت بھرا سُلوک کرنے کی کوشِش فرمایئے۔اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے مُثبَت نتائج دیکھ کر آپ کا کلیجہ ضَرور ٹھنڈا ہوگا۔وَاللّٰہِ الْمُجِیب عَزَّوَجَلَّ وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے ظُلم کرنے والوں کو مُعاف کر دیتے اور برائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں۔بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی ترغیب کے ضِمن میں پارہ 24 سورۃ حٰمٓ اَلسَّجْدَہ کی 34 ویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ قرآنی ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اے سننے والے! بُرائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اُس میں دُشمنی تھی ایسا ہو جائیگا کہ گہرا دوست۔

اپنے یہ دونوں واقِعات میں نے اپنے اسلامی بھائیوں کی ترغیب کے لئے عرض کئے ہیں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور بھی کئی واقِعات ہیں۔[1] یقیناً صحیح معنوں میں "**مبلّغِ دعوتِ اسلامی**" وُہی ہے جو "**اِنفرادی کوشش**" میں ماہر ہو۔

ڈرائیور پر اِنفرادی کوشش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغین **اِنفرادی کوشش** والی سنّت پر عمل کر کے لوگوں کے دِلوں میں عشقِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شمع روشن کرنے میں مشغول ہیں، اُن کی انفرادی کوششوں کی برکتوں بھری تحریروں کا کبھی کبھی مجھے بھی نظارہ ہو ہی جاتا ہے، چُنانچِہ ایک **عاشقِ رسول** نے مجھے تحریر

مدینہ

[1] عقیدتمندوں اور ماتحتوں کی ترغیب کیلئے اپنے واقعات بیان کرنا بُزرگوں کا پُرانا طریقہ ہے۔ مگر عام مبلغ کا اپنے منہ سے اپنے اس طرح کے واقعات بیان کرنا مناسِب نہیں۔ **۔مجلس مکتبۃ المدینہ**

دی تھی اُس کا خُلاصہ اپنے انداز و الفاظ میں عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں: ''**دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں جمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے لیے مختلف علاقوں سے بھر کر آئی ہوئی (بے شمار) مخصوص بسیں واپسی کے اِنتظار میں جہاں کھڑی ہوتی ہیں، وہاں سے گُزرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خالی بس میں گانے بج رہے ہیں اور ڈرائیور بیٹھ کر چَرَس کے کَش لگا رہا ہے، میں نے جا کر ڈرائیور سے **مَحَبَّت** بھرے انداز میں مُلاقات کی، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مُلاقات کی بَرَکات فوراً ظاہر ہوئیں اور اُس نے خود بخود گانے بند کر دیئے اور چَرَس والی سگریٹ بھی بُجھا دی۔ میں نے مُسکرا کر سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ ''**قبر کی پہلی رات**'' اُس کو پیش کی، اُس نے اُسی وقت ٹیپ ریکارڈر میں لگا دی، میں بھی ساتھ ہی بیٹھ کر سُننے لگا کہ دوسروں کو بیان سُنانے کا مُفید طریقہ یِہی ہے کہ خود بھی ساتھ میں سُنے ۔**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس نے بَہُت اچھا اَثر لیا، گھبرا کر گُناہوں سے توبہ کی اور بس سے نکل کر میرے ساتھ اجتماع میں آ کر بیٹھ گیا۔''

(فیضانِ سنّت ج ۱ ص۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! انفرادی کوشش سے کتنا فائدہ ہوتا ہے لہٰذا ہر مسلمان پر **اِنفرادی کوشش** کرنی اور اِن کو نمازوں کی دعوت دینی چاہیئے۔ اجتماع وغیرہ کے لئے اگر بس یا ویگن میں آئیں تو ڈرائیور و کنڈیکٹر کو بھی شرکت کی درخواست کرنی چاہیئے۔ بالفرض کوئی آنے کے لئے تیار نہیں ہوتا تو سُننے کی درخواست کر کے اُس کو بیان کی کیسٹ پیش کر دی جائے اور وہ سُن لے تو واپس لے کر دُوسری دی جائے اور جہاں تک ممکن ہو بیان کی کیسٹیں دے کر اِس کے بدلے میں اُن سے گانوں کی کیسٹیں لے کر ڈَب کروا کر مزید آگے بڑھا دینی چاہئیں، اس طرح کچھ نہ کچھ گُناہوں بھری کیسٹوں کا **اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** خاتمہ ہوگا۔ اِنفرادی کوشش اور سمجھانا ترک نہیں کرنا چاہیئے۔ **اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن** جَلَّ جَلَالُہٗ پارہ 27 **سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت** کی آیت نمبر 55 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

کاش ! تبلیغ کرتا پِھروں جا بجا سُنّتیں عام کرتا رہوں جا بجا

گر سِتَم ہو اُسے بھی سَہوں جا بجا ایسی ہمّت حبیبِ خدا دیجئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سَیِّدِ سادات کے 2 عِبرت ناک ارشادات

جو نادان جو بِلا ضرورت اپنے مکان و دُکان کی تعمیر وتزئین (یعنی سجاوٹ) میں مُنہمک (مُن ۔ہَ ۔مِک) رہتے ہیں، وہ تعمیرات کے مُتَعَلِّق سیِّدِ سادات، شاہِ موجودات، محبوبِ ربِّ کائنات عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **2 اِرشادات** مع تشریحات مُلاحظہ فرمائیں اور عِبرت کے مدَنی پھول چُنیں چُنانچِہ

﴿۱﴾ غیر ضَروری تعمیرات کی حوصلہ شکنی

حضرتِ سَیِّدُنا خبّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، مالکِ کون و مکان، رسولِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''مسلمان کو ہر خرچ کے عِوض اَجر دیا جاتا ہے سِوائے اِس مِٹّی کے۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، ج۲، ص۲٤٦، حدیث۵۱۸۲)

مُفسّرِ شہیر، حکیم الامّت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج، مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ المنان اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: ''(اچھی نیّت کے ساتھ شریعت کے مطابق) کھانے پینے، لباس وغیرہ پر خرچ کرنے میں ثواب مِلتا ہے کہ یہ چیزیں عبادات کا ذَرِیعہ ہیں مگر بِلا ضَرورت مکانات بنانے میں کوئی ثواب نہیں، لہٰذا عمارات سازی کا شوق نہ کرو کہ اِس میں وقت اور مال دونوں کی بَربادی ہے۔ **خیال رہے!** یہاں دُنیوی عمارتیں وہ بھی بِلاضَرورت بنانا مُراد ہیں، مسجد، مدرَسہ (مَد۔رَ۔سہ)، خانقاہ، مُسافِر خانے (اچھی نیّت کے ساتھ) بنانا تو عبادت ہے کہ یہ توصَدَقاتِ جارِیّہ ہیں۔ یوں ہی (اچھی نیّت کے ساتھ) بِقَدَرِ ضَرورت مکان بنانا بھی ثواب ہے کہ اِس میں سُکون سے رہ کر **اللہ** تعالیٰ کی عبادت کرے گا۔ بعض لوگ دیکھے گئے ہیں کہ وہ ہمیشہ مکان کے توڑ پھوڑ، ہر سال نئے نُمونے کے مکانات بنانے ہی میں مشغول رہتے ہیں یہاں (اچھی نیّت کے ساتھ) یہی مُراد ہیں۔''

(مراۃ شرحِ مشکوۃ، ج۷، ص۱۹)

﴿۲﴾ فُضُول تعمیر میں بھلائی نہیں

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، شاہِ عَرَب،

محبوبِ ربّ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''سارے خرچ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہیں، سِوائے عمارات کی تعمیر کے کہ اِن میں بَھلائی نہیں۔''

(سُنَنُ التِّرمِذِی ج٤ ص٢١٨ حدیث٢٤٩٠)

مُفسّرِ شہیر، حکیم الامّت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج، مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ المنّان اِس حدیث کی شَرح میں فرماتے ہیں: ''دُنیوی غیر ضَروری عمارَتیں بناتے رہنا اِسراف یعنی فُضُول خرچی ہے۔''

(مراٰۃ شرحِ مشکوۃ ج٧ص٢٠)

شہد دِکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کُش
اِس مُردار پہ کیا للچایا دُنیا دیکھی بھالی ہے

ولیوں کے سردار کے عِبرت ناک اَشعار

پیروں کے پیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، شہبازِ لامکانی، قِندیلِ نورانی، غوثِ صَمَدانی حضرتِ شیخ ابومحمد عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی ایک شخص کے قریب سے گُزرے جو کہ اپنے گھر کی مضبوط عمارت تعمیر کررہا تھا یہ دیکھ کر غوثُ الاعظم دَستگیر (دَست۔گیر) علیہ رحمۃ اللہ القدیر نے بَرجستہ یہ عربی اَشعار کہے:

أَ تَبْنِیْ بِنَاءَ الْخَالِدِیْنَ وَاِنَّمَا — مَقَامُكَ فِیْهَا لَوْ عَقَلْتَ قَلِیْلٌ

لَقَدْ کَانَ فِیْ ظِلِّ الْاَرَاكِ کِفَایَةً — لِّمَنْ کَانَ یَوْمًا یَّقْتَفِیْهِ رَحِیْلٌ

ترجمہ: کیا تم ہمیشہ رہنے والوں کا مکان بنا رہے ہو اگر تمہیں سمجھ ہو تو اِس میں تھوڑی مُدّت رہو گے، اس شخص کیلئے پیلو[1] کا سایہ ہی کافی ہوتا ہے کہ جس کے پاس قیام کیلئے فقط ایک دِن ہوتا ہے (دُوسرے دِن) اس سے کُوچ کر جاتا ہے۔ (تَنبِیهُ المُغتَرِّین ص ۱۱۰)

اللہ کے ولی کسی کو مکان بناتا دیکھتے تو.....

حضرتِ سیِّدی علی خواص علیہ رحمۃ اللہ الرّزاق جب کسی دَرویش کو مکان بناتے ہوئے دیکھتے تو اس کی مَذمّت کرتے اور فرماتے: ''تُم اس مکان پر جو کچھ خرچ کرتے ہو تو اس سے تمہیں سُکون واطمینان حاصل نہ ہوگا۔'' (ایضاً ص ۱۱۱)

اُونچے اُونچے مکان تھے جن کے — تنگ قبروں میں آج آن پڑے

آج وہ ہیں نہ ہیں مکاں باقی — نام کو بھی نہیں ہیں نشاں باقی

عِبرت ناك واقعه

''مدینۃ الاولیاء ملتان'' کا ایک نوجوان دَھن کمانے کی دُھن میں

[1] ایک درخت کا نام جس کی جڑوں اور شاخوں سے مسواکیں بنائی جاتی ہیں۔

اپنے وطن، شہر، خاندان وغیرہ سے دُور کسی دوسرے مُلک میں جابَسا۔ خوب مال کماتا اور گھر والوں کو بھجواتا، اِس کے اور گھر والوں کے باہم مشورے سے **عالیشان مکان** (کوٹھی) بنانے کا طے پایا۔ یہ نوجوان سالہا سال تک رقم بھیجتا رہا، گھر والے مکان بنواتے اور اُس کو سجاتے رہے یہاں تک کہ اِس کی تکمیل ہوئی۔ یہ شخص جب وطن واپَس آیا تو اُس عالیشان مکان (کوٹھی) میں رہائش کے لئے تیاّریاں عُروج پر تھیں مگر آہ! مقدّر کہ اُس مکان میں **مُنتَقِل** ہونے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہی اُس کا **اِنتقال** ہوگیا اور وہ اپنے عالیشان مکان کے بجائے قَبر میں مُنتَقِل ہوگیا۔

جہاں میں ہیں عِبرت کے ہر سُو نُمُونے ... مگر تُجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے ... جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عِبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

سامان 100 برس کا ھے پَل کی خبر نھیں

آہ! بعض اوقات بندہ غَفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ تیاّر ہو چکا ہوتا ہے چُنانچِہ "**غُنْیَۃُ الطَّالِبِیْن**" میں ہے: "بہت

سے کفن دُھل کر تیّار رکھے ہوتے ہیں مگر کفن پہننے والے بازاروں میں گُھوم پھر رہے ہوتے ہیں، **بَہُت** سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی قبریں کُھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفن ہونے والے خوشیوں میں مَست ہوتے ہیں۔ **بَہُت** سے لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُن کی ہلاکت کا وَقت قریب آچُکا ہوتا ہے۔ نہ جانے کتنے ہی مکانات کی تعمیرات مکمل ہونے والی ہوتی ہیں مگر مالکِ مکان کی موت کا وَقت بھی قریب آچکا ہوتا ہے۔'' (غنیۃالطالبین ج۱ ص ۲۵۱)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں ساماں سو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کب تک اِس دُنیا میں غَفلت کے ساتھ زندگی گزارتے رہیں گے۔ **یاد رکھئے!** اِس دُنیا کو اچانک چھوڑ کر رُخصت ہونا پڑے گا۔ لہلہاتے باغات، (عمدہ عمدہ مکانات) اُونچے اُونچے محلّات، مال و دولت و ہیرے جواہِرات، سونے چاندی کے زیورات اور منصب وشہرت و دُنیوی **تَعَلُّقات** ہرگز کام نہ آئیں گے، نَرم ونازُک بدن کو نرم نرم گدّوں سے اُٹھا کر بغیر تکیے ہی کے قبر کے اندر فرشِ خاک پر ڈال دیا جائے گا۔

نرم بستر گھر ہی پر رہ جائیں گے تم کو فرشِ خاک پر دفنائیں گے

یہ عبرت کی جَا ہے تَماشا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کی یاد کیلئے 3 عبرت ناک اخباری واقِعات مُلاحظہ فرمایئے کیونکہ ایک کی موت دوسرے کے لئے نصیحت ہوتی ہے چُنانچِہ :۔(1)...... **ایک اَخباری خبر** کے مطابق مرکز الاولیاء کی ایک **16** سالہ نوجوان لڑکی بیچاری دُودھ گرم کررہی تھی کہ اچانک دُوپٹے کو آگ نے پکڑ لیا اور وہ جُھلس کر لقمۂ اَجل بن گئی۔**(2)**...... **ایک خاتون** چُولہا پھٹ جانے کے باعِث **موت کے گھاٹ** اُتر گئی۔**(3)**...... کسی شہر میں کسی سیاسی پارٹی کا جلوس جارہا تھا، سیاسی لیڈر کو دیکھنے کے لئے **2** افراد ٹرین کی چھت پر چڑھ گئے۔آہ! اوور ہیڈ پُل سے اِن کے سر ٹکرا گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے **ان دونوں نے دم توڑ دیا۔**

لفٹ میں قدم رکھا مگر لفٹ نہ تھی اور۔۔۔۔۔۔

ایک اسلامی بھائی نے بتایا: بابُ المدینہ کی ایک عمارت کی چوتھی منزل سے نیچے آنے کیلئے ایک عورت لفٹ کے اِنتِظار میں کھڑی کسی سے باتوں میں مشغول تھی، لفٹ کا دروازہ کھلا ، باتیں کرتے کرتے اُس نے بغیر دیکھے لفٹ کے اندر قدم رکھ دیا مگر لفٹ نہ آئی تھی اور یوں بے چاری خلا کے اندر گرتی ہوئی چوتھی منزل سے سیدھی زمین سے جاٹکرائی اور اُس کا دم نکل گیا۔

عِبرت ناک اَشعار

چل دیے دُنیا سے سب شاہ و گدا — کوئی بھی دُنیا میں کب باقی رہا؟

جیتنے دُنیا سکندر تھا چلا — جب گیا دُنیا سے خالی ہاتھ تھا

لہلہاتے کھیت ہوں گے سب فَنا — خوش نُما باغات کو ہے کب بقاء؟

تُو خوشی کے پھول لے گا کب تَلک — تُو یہاں زندہ رہے گا کب تَلک

دولتِ دُنیا کے پیچھے تُو نہ جا — آخِرت میں مال کا ہے کام کیا!

مالِ دُنیا دو جہاں میں ہے وبال — کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالجلال

رِزق میں کثرت کی سب کو جُستجو — آہ! نیکی کی کرے کون آرزو

دل گُنہ میں مت لگا پچھتائے گا — کس طرح جنّت میں بھائی جائے گا؟

دِل سے دُنیا کی محبّت دُور کر — دِل نبی کے عشق سے معمور کر

اَشک مَت دُنیا کے غم میں تُو بہا — ہاں نبی کے غم میں خوب آنسو بہا

ہو عطا یا رب ہمیں سوزِ بِلال — مَال کے جنجال سے ہم کو نکال

یا الٰہی کر کرم عطّار پر
حُبِّ دُنیا اِس کے دِل سے دور کر

عالیشان مکانات کہاں ہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! ہماری اکثریت آج دُنیا کی مَحبَّت کا دَم

بھرتی نظر آرہی ہے مگر آخِرت کی مَحَبَّت نظر نہیں آتی ، جس کو دیکھو اس کو دنیا کی دولت اکٹھی کرنے دُنیوی اَسناد حاصل کرنے اور دُنیائے فانی کی اَراضی (یعنی پلاٹوں) ہی کی طلب ہے ۔ نیکیوں اور عشقِ رسول کی لازوال دولت ، سندِ مغفرت اور **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت کی عظیم نعمت جنّت الفردوس پانے کی حِرص بَہُت کم لوگوں کو ہے ! اے دُنیا کے عُمدہ عُمدہ مکانات اور عالیشان مَحَلّات کے طلبگارو سُنو ! **قراٰنِ پاک** کیا کہہ رہا ہے چُنانچِہ **اللّٰہُ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا پارہ 25 سُورَۃُ الدُّخَان آیت 25 تا 29 میں ارشادِ عبرت بُنیاد ہے :

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾

ترجمۂ کنز الایمان : ”کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عُمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارغُ البال تھے ۔ ہم نے یُونہی کیا اور اِن کا وارِث دوسری قوم کو کر دیا تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مُہلت (مُہ ۔ لت) نہ دی گئی ۔

پارہ 22 سُورۃُ الفاطِر آیت 5 میں رَبُّ العباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿٥﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: ''اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے تو ہر گز تمہیں دھوکہ نہ دے دُنیا کی زندگی اور ہر گز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔''

خوب تفکّر کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب غور وتفکُّر کیجئے کہ ہم اِس دُنیا میں کیوں بھیجے گئے؟ ہمارا مقصدِ حیات کیا ہے؟ اب تک ہم نے اپنی زندگی کس طرح گُزاری؟ آہ! نَزع وقبر وحشر اور میزان وپُل صِراط پر ہمارا کیا بنے گا؟ ہمارے وہ عزیز واَقارِب جو ہم سے پہلے دُنیا سے رُخصت ہو گئے قبر میں نہ جانے اُن کے ساتھ کیا ہو رہا ہوگا؟ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح غور وفکر کرنے سے لذائذِ دُنیا سے چُھٹکارا، لمبی اُمّید سے نَجات اور موت کی یاد کی برکت سے نیکیوں کی رَغبت کے ساتھ ساتھ اجرِ کثیر بھی حاصل ہوگا چنانچہ:

60سال کی عبادت سے بھتر

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''(آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر کے لیے **غور وفکر** کرنا **60** سال کی عبادت سے بہتر ہے۔'' (اَلْجَامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطِیّ، ص ۳۶۵، حدیث ۵۸۹۷)

70دن پُرانی لاش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کے **مَدَنی ماحول** میں لاکھوں کی بِگڑیاں بن رہی ہیں، یہ اہلِ حق کی اَچھوتی مَدَنی تحریک ہے آیئے! ایمان تازہ کرنے کے لیے مدنی ماحول کی برکت کی عظیمُ الشّان **مدنی بہار** مُلاحظہ فرمایئے:

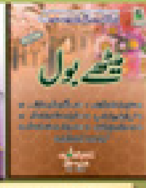
۳ رَمضانُ المبارک ۱۴۲۶ھ (8-10-05) بروز ہفتہ پاکستان کے مشرِقی حصّے میں خوفناک زلزلہ آیا جس میں لاکھوں اَفراد فوت ہوئے، اِنہیں میں مظفر آباد (کشمیر) کے عَلاقہ ''میر اتسولیاں'' کی مُقیم **19** سالہ **نسرین عطارِیہ** بنتِ غلام مُرسلین جو کہ **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی تھیں،

فوت ہوگئیں۔مرحومہ کے والداور دیگر گھر والوں نے ۸ذو القعدة الحرام ۱٤۲٦ھ (10-12-05)شبِ پیر رات تقریباً 10 بجے کسی وجہ سے قبر کو کھول دیا، یکبارگی آنے والی خوشبوؤں کی لپٹوں سے مَشامِ دِماغ مُعَطّر ہوگئے! شہادت کو 70 ایّام گُزر جانے کے باوُجُو دنسرین عطارِیّہ کا کفن سلامت اور بدن بِالکل تر و تازہ تھا! اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہواوراُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تمام اسلامی بھائی روزانہ وَقت مقرّر کرکے **فکرِ مدینہ** کرکے مَدَنی انعامات کارسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ (اسلامی ماہ) کی **10** تاریخ تک اپنے ذمّہ دار کو جمع کروایئے اور ہر ماہ **کم ازکم 3 دن کے مَدَنی قافلے** میں نہ صرف خود بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں پر **اِنفرادی کوشش** کرکے اُنہیں بھی عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلوں کامُسافر بنائیے،اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوب خوب برکتیں حاصل ہوں گی۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد










اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِن شاءَ اللہ عزوجل اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِن شاءَ اللہ عزوجل اپنی اصلاح کے لیے **"مدنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مدنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِن شاءَ اللہ عزوجل

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net